

223954-احرام والی خاتون کو نقاب پہننے سے کیوں منع کیا گیا؟

سوال

آپکی ویب سائٹ کے سوال نمبر : (172289) کے جواب کے مطابق احرام کی حالت میں کسی عورت کیلئے نقاب اور دستانے پہننا منع ہے، جیسے کہ یہی بات حدیث مبارکہ میں بھی ہے، لیکن اس کے باوجود آپ نے ذکر کیا ہے کہ عورت کیلئے چہرے کو نقاب یا برق کے علاوہ کسی اور پیزہ سے ڈھانپنا ضروری ہے، اب میرا سوال یہ ہے کہ اگر چہرے کو ڈھانپنا ضروری ہے تو نقاب کو استعمال کرنے میں کیا حرج ہے؟

پسندیدہ جواب

"رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب یا عمرہ کیلئے احرام باندھنے والی خاتون کو نقاب اور دستانے پہننے سے منع فرمایا" بخاری

لیکن یہ بات کمیں بھی نہیں ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے خواتین کو چہرہ ڈھانپنے سے منع کیا ہوا، اور نہ ہی کمیں یہ بات ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے خواتین کو چہرہ کھولنے کا حکم دیا ہوا۔

اس لئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں خواتین اجنبی مردوں کے پاس سے گزرتے وقت اپنے چہروں کو نقاب کے بغیر کسی اور کپڑے سے ڈھانپ لیتی تھیں۔

اس بات کا تفصیلی بیان فتویٰ نمبر : (172289) میں گزرا چکا ہے۔

چنانچہ خواتین کو نقاب اور دستانے پہننے سے منع کرنے کا مطلب یہ ہے کہ : خواتین ایسا کوئی لباس مت پہنیں جو انکے چہرے اور ہاتھوں کے مطابق سلاہ ہوا ہو، اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ ہاتھوں اور چہرے کو ڈھانپنا ہی منع ہے۔

اور یہ حکم بالکل ایسے ہی ہے جیسے آپ نے احرام والے مردوں کو قسمیں اور شلوار پہننے سے روک دیا؛ اب اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ احرام والا آدمی نگار ہے، بلکہ تمہ بند اور چادر سے اپنے جسم کو ڈھانپ کر رکھے۔

چنانچہ مرد کو جسم کے مطابق سلے ہوئے لباس پہننے سے منع کیا گیا، اور اسے شلوار قمیض کے علاوہ دیگر سادہ کپڑے سے جسم کو ڈھانپنے کا حکم دیا گیا، یہی حکم عورت کا ہے کہ اسے نقاب اور دستانے پہننے سے منع کیا گیا، تاہم چہرہ بھی عورت اپنے چہرے اور ہاتھوں کو کسی اور پیزہ سے ڈھانپ سکتی ہے۔

ابن قیم رحمہ اللہ کشته میں :

"نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے عورت کو یہ اجازت نہیں دی کہ احرام یا کسی اور حالت میں چہرہ کھلار کے، بلکہ نقاب پہننے سے منع کیا گیا ہے، جیسے دستانے پہننے سے منع کیا گیا، ایسے ہی مرد کیلئے شلوار قمیض کی مانعت ہے، اور یہ بات سب کیلئے عیا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے مانعت کے بعد اس کا یہ مطلب ہرگز نہیں ہے کہ بن کے ان حصوں کو ڈھانپا ہی نہ جائے، بلکہ تمام لوگوں کا اس بات پر اجماع ہے کہ مرد اپنے جسم کو تمہ بند اور چادر سے ڈھانپ کر رکھیں گے۔۔۔ اب یہاں نص کی مراد پر اضافہ کرتے ہوئے یہ کیسے کہا جاستا ہے کہ عورت کیلئے اپنے چہرے کو سب کے سامنے کھلار کھانا جائز ہے؟ کس نص کا یہ تقاضا ہے؟ کیا مفہوم مخالف، عموم، قیاس، یا مصلحت کا یہ تقاضا ہے؟"

بلکہ صحیح بات یہ ہے کہ عورت کا چہرہ مرد کے بن کی طرح ہے، لہذا عورت کے چہرے کو ایسے لباس سے ڈھانپنا حرام ہے جو چہرے کیلئے مخصوص انداز سے تیار شدہ ہو، جیسے نقاب اور

برقع وغیرہ ہیں، بلکہ اسکے ہاتھ کا بھی یہی حال ہے، کہ ہاتھوں کو ہاتھ کے مطابق بننے ہوئے دستاںوں سے ڈھانپنا حرام ہے، جبکہ آستین سے ہاتھوں کو ڈھانپنا، اور سر کو اوڑھنی، دو پڑے، اور کسی کپڑے سے ڈھانپنا کمیں بھی منع نہیں ہے "انتہی" "بدائع الشوائد" (664-665)

اور "فتاویٰ الجیۃ الدائمة" (192/11-193) میں ہے کہ :

"جیا عمرے کے لئے احرام باندھی ہوئی عورت کا نقاب یادداشتمانہ پہننا اس وقت تک جائز نہیں ہے، جب تک کہ وہ تخلی اول حاصل نہ کر لے، البتہ وہ اپنے سر پر ڈالے ہوئے ڈوپٹے سے اپنا چہرہ صرف اس وقت ڈھانکے گی، جب کہ اس کو کسی غیر محروم کی اس پر نظر پڑنے کا اندیشہ ہے، اور یہ اندیشہ ہمیشہ نہیں رہتا ہے، اس لئے کہ بعض عورتیں غیر محروم سے دور صرف اپنے محروم کے ساتھ ہوتی ہیں، اور جو عورت غیر محروم سے دور نہیں ہو سکتی وہ اپنے چہرہ پر اوڑھنی ڈالے رکھے گی، اور اس طرح کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے، اور اسی طرح وہ اپنے ہاتھوں کو بھی دستاںوں پہننے کے بغیر عبایا وغیرہ کے آستین کے ذریعہ چھپائے گی۔
اللہ تعالیٰ جی توفیق دینے والا ہے، صلی اللہ علی نبینا محمد وآلہ وصحبہ وسلم"

شیخ عبدالعزیز بن عبد اللہ بن باز، شیخ عبدالرازاق عضیفی، شیخ عبد اللہ بن عدیان، شیخ عبد اللہ بن قود" انتہی

شیخ عبدالعزیز بن بازرحمہ اللہ کہتے ہیں :

"حدیث : (عورت نقاب اور دستاںے مت پہننے) کا مطلب یہ ہے کہ : ایسا کپڑا چہرے پر مت پہننے جسے خصوصی طور پر کاٹ کر چہرے کے مطابق سلامی کیا گیا ہو، یا ہاتھوں کیلئے تیار کیا گیا ہو، اس کا یہ مطلب ہرگز نہیں ہے کہ عورت اپنا چہرہ، اور ہاتھ ڈھانپنے ہی نہ کچھ لوگوں کی غلط فہمی ہے جو یہ مطلب بیان کرتے ہیں، ہاتھوں اور چہرے کو ڈھانپنا لازمی ہے، لیکن نقاب اور دستاںوں کے بغیر" انتہی
"مجموع فتاویٰ ابن باز" (5/223)

شیخ محمد بن عثیمین رحمہ اللہ "الشرح المختصر" (7/165) میں کہتے ہیں :

"نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ایسی کوئی بات ثابت نہیں ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے عورت کو چہرہ ڈھانپنے سے منع کیا ہو، بلکہ وارد شدہ ممانعت نقاب سے متعلق ہے، اور چہرے کو کسی بھی شے سے ڈھانپنے کی نسبت نقاب سے ڈھانپنا ایک خاص امر ہے کیونکہ نقاب چہرے کا مخصوص بآس ہے، تو گویا عورت کو چہرے کا مخصوص بآس استعمال کرنے سے منع کیا گیا ہے، جیسے مرد کو پورے جسم کا مخصوص بآس پہننے سے منع کیا گیا ہے" انتہی

یہاں سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ احرام والی عورت کو نقاب پہننے سے اس لئے منع کیا گیا ہے کہ یہ چہرے کے مطابق تیار کیا جاتا ہے، اور یہی وجہ ہے کہ عورت کے چہرے کو احرام کی حالت میں علمائے کرام مرد کے بدن کی طرح کہتے ہیں۔

واللہ اعلم۔